دھنک کے رنگ

عفت سحر طاہر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

غفران عرف بوبی صاحب دیر سے ــــــ تشریف لائے تو فائقہ کو سخت غصہ آیا۔ کیونکہ دادو نے اس "معصوم" بچے کی خاطر فائقہ کی دوپہر کی نیند پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔

دادو کے قیلولہ کرنے کا فائدہ اٹھا کر فائقہ' بوبی کو کان سے پکڑ کے اندر لائی تھی۔

"نالائق..... اتنی دیر سے آرہے ہو۔ میں یونہی خوار ہوتی رہتی ہوں۔ خاک شوق ہے تمہیں پڑھنے کا۔"

فائقہ نے دانت کچکچائے تو ایک دوسرے سے سر جوڑ کے خواتین ڈائجسٹ کا مطالعہ کرتی زرمینہ اور میں نے بمشکل ہنسی روکی۔ بیچاری انگلش میڈیم فائقہ میڈم کا سارا غرور دھل دھلا کے بہہ گیا تھا۔

"اف.....!" ہماری قلقل کرتی ہنسی پر فائقہ کا رنگ لال ہونے لگا۔ اب خدا ہی جانے مارے ضبط کے یا مارے شرم کے۔

"آج پھر اردو میں زیرو آیا ہے میرا۔"

"چلو... اردو تھوڑی کمزور سہی مگر انگلش میں تو اچھے مل جاتے ہیں ناں۔" فائقہ نے گردن اکڑائی۔ تو بوبی نے منہ بسورا۔

"بالکل..... بڑے اچھے ملے ہیں۔ بلکہ ٹکا ٹکا کے ملے ہیں..... چار تھپڑ۔ اردو میں بھی بھلا کوئی نالائق ہوتا ہے۔"

سیدھا فائقہ پر حملہ۔ میں اور مینا اب ڈائجسٹ بھولے ان دونوں کا میلو ڈرامہ دیکھنے میں مصروف

عفت سحر طاہر

"شوق تو بڑا تھا باجی پڑھنے کا۔ مگر آپ سے پڑھنے کے بعد وہ شوق اب فوت ہونے لگا ہے۔"

بوبی تنک کر بولا تو مارے صدمے کے فائقہ کے ہاتھ سے اس کا کان چھوٹ گیا۔

"اللہ اللہ..... یہ منہ اور مسور..... بلکہ ملکہ مسور کی دال۔ مزاج دیکھو ذرا صاحب بہادر کے۔ اور وہ جو میں تم پر اتنی محنت کرتی ہوں۔"

فائقہ تڑپ ہی تو اٹھی اس بے عزتی پر۔ مگر بوبی صاحب کہاں اسے خاطر میں لاتے۔ ادھر ادھر آنکھیں گھماتے ہوئے طنز سے بولے۔

"اتنی محنت اپنی دفعہ کرلیتیں باجی جی! تو آج کسی اور کو ٹھیک سے پڑھا لیتیں۔"

تھیں۔

"چل جھوٹے..... اردو کا تو کوئی ٹیسٹ نہیں تھا تمہارا۔ ایک شعر کی تشریح تھی وہ میں نے کروادی۔" فائقہ غرائی۔

"ہاں وہ..... آدھی منی..... میں نے سنائی تو ماسٹر جی بولے اور سناؤ..... میں نے کہا اللہ کا شکر ہے ماسٹر جی۔ آپ سنائیں....." وہ مسکین شکل بنا کر بولا تو ہم تینوں کی توبہ، جو ہنسی چھوٹی۔

"ہنس لیں جی آپ۔ مگر ماسٹر جی میری اس بے تکلفی پر کچھ خاص خوش نہیں ہوئے۔ کان کے نیچے ایک تھپڑ لگایا تھا انہوں نے۔" بوبی خفا ہوا۔ پھر آہ بھر کے بولا۔

"اگر آپ نے مجھے ٹھیک سے پڑھایا ہوتا تو آج میرا منہ خوشی سے لال ہوتا ماسٹر جی کے تھپڑوں سے نہیں۔ ہک ہاہ... اب تو پڑھنے لکھنے سے دل ہی اٹھ گیا ہے۔" وہ اپنی "داستان غم" سنا رہا تھا۔

"بے وقوف!... اور سناؤ سے ان کا مطلب تھا کہ آگے تشریح سناؤ... گھر والوں کا حال چال تھوڑی پوچھ رہے تھے تم سے۔" میں نے ہنسی روکتے ہوئے اسے اس کی سنگین غلطی کا احساس دلایا تو وہ مدبرانہ انداز میں بولا۔

"وہ تو جی مجھے بھی تھپڑ پڑنے کے بعد سمجھ میں آگیا تھا۔" پھر شکایتی انداز میں بولا۔

"لیکن اردو کے ٹیسٹ میں تو باجی کی ہی غلطی ہے۔ انہوں نے مجھے "میری کرسی" کے عنوان سے مضمون یاد کرایا تھا۔ اور کہا تھا کہ "میری میز" کا مضمون بھی ایسے ہی لکھنا ہے بس کرسی کی جگہ میز کا لفظ آجائے گا۔"

"یہ تو ٹھیک کہا تھا اس نے۔ سارے مضمون اسی ترکیب سے لکھتے ہیں۔" میں نے فائقہ کی حمایت کی۔

"خاک ٹھیک کہا تھا۔ اسی ترکیب کی وجہ سے آج پوری کلاس کے سامنے میری چھترول ہوئی ہے۔" بوبی نے منہ بسورا۔

"باجی نے مجھے "میرا دوست" مضمون یاد کرایا تھا۔ اچانک ٹیسٹ میں ماسٹر جی نے ہمیں "میرے ابو" پر مضمون لکھنے کو کہا۔" بوبی نے آہ بھری۔ "بس جی۔ میں نے وہی ترکیب آزما کے دوست کو ابا میں تبدیل کردیا۔"

لو جی۔ ہماری تو سانسیں ہی رکنے لگیں۔

"کیا لکھا تھا تم نے...؟" فائقہ کی تو صدمے کے مارے آواز ہی گم ہونے لگی۔

"وہی جی۔ میرے بہت سے ابو ہیں مگر اکرم بٹ میرا سب سے بہترین ابو ہے۔ وہ ہمارے ہمسائے میں رہتا ہے..."

"اللہ رے..." فائقہ دم بخود۔ اور میں اور زرمینہ ہنس ہنس کے بستر پر لوٹ پوٹ۔

"جب ماسٹر جی نے میرا لکھا مضمون پڑھ کے سنایا تو ساری کلاس آپ ہی کی طرح ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی پتا نہیں ماسٹر جی کو کیوں غصہ آگیا تھا...؟" بوبی شکوہ کناں تھا۔

استانی صاحبہ اپنا سر تھام کے بیٹھ گئیں۔

"اب کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟"

☆ ☆ ☆

عمران عباس کو بڑا مان تھا کہ فائقہ اس کی پینٹنگز کی دیوانی ہے۔ اور فائقہ نے بھی اس پر یہی تاثر دے رکھا تھا کہ اس سے بڑھ کے عمران کے فن کا اور کوئی قدر دان ہے ہی نہیں اس دنیا میں۔

کوریئر کے ذریعے عمران نے اپنی دو عدد پینٹنگز فریم کے بنا فائقہ کے لیے بھجوائیں۔

اب ایبسٹریکٹ آرٹ (تجدیدی آرٹ) کی ہم نمائیوں کو کیا سمجھ۔

"وہی فائقہ والی بات۔ اگر عمران کسی سادہ پیپرز اپنا برش صاف کر کے وہی پیپر ہمیں فریم کروا کے بھجوا دیتا تو ہم اسے بھی کوئی اعلا پینٹنگ ہی سمجھتے۔ مگر جب ہم نے باتیں بنائیں تو اس نے دونوں پینٹنگز (ہماری طرف ہاتھ سے لعنت کا اشارہ کرتے ہوئے) خوب صورت سے فریم میں جڑوالیں۔

"ہاں۔ کنجوس مکھی چوس۔ فریم تک کروانے کی زحمت نہ کی محترم نے۔" زرمینہ نے ناک چڑھائی تو وہ ہمیں منہ چڑا کر اٹھ گئی۔ لو جی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اب پینٹنگز فریم تو ہو گئیں اور فائقہ نے اپنے ہاتھوں سے گیلری میں لگا بھی دیں۔ فون کر کے فائقہ سے لے کر چڑیا تک نے عمران عباس سے اس کے فن اور آرٹ کی تعریفیں کیں۔

فائقہ نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے بلا کر ریسیور تھمایا۔

"تعریف کرو تعریف..."

سرگوشی میں کہا تو میں نے تھوک نگلتے ہوئے زبردستی بشاشت کا لبادہ اوڑھا۔

"واہ عمران بھائی.... بہت اچھی پینٹنگز ہیں۔" وہ خوش ہوا۔ (فائقہ نے فون کا اسپیکر آن کر دیا تھا۔)

"اچھا.... تمہیں کیا بات سب سے اچھی لگی ان پینٹنگز کی....؟"

لو جی۔ گئی بھینس پانی میں۔ میں کہاں "پکاسو" کی نواسی یا پوتی تھی۔ اوپر سے فائقہ کے اشارے۔

"تعریف' تعریف۔"

"ساری کی ساری اچھی ہیں۔ آپ نے کوئی کمی چھوڑی ہی کہاں ہے۔" میں نے مبالغہ آرائی کی حد کر دی۔

"پھر بھی سالی صاحبہ! ذرا میرے فن پہ روشنی تو ڈالو ـــــ بس تعریف ہی کرتی جا رہی ہو"۔ (اف.... چھچھور!)

فائقہ نے ہاتھ سے میری طرف لعنت کا اشارہ کرتے ہوئے دانت کچکچائے اور بات سنبھالی۔

"ڈالے گی روشنی ضرور ڈالے گی۔ بلکہ جہاں میں نے پینٹنگز لگائی ہیں وہاں کل ہی حسان نے نیا انرجی سیور لگایا ہے۔ اچھی خاصی روشنی پڑ رہی ہے ان پر۔"

"ہیں....؟" دوسری طرف لمبی سی "ہیں" کے بعد شاید صدماتی چپ تھی۔ جبکہ فائقہ نے "روشنی ڈالنے" کو جس لولے لنگڑے انداز میں "جملے بنائیں" میں استعمال کیا تھا۔

عمران عباس کی متوقع حالت کا تصور کر کے ہمارے پیٹ میں ہنسی کے مارے بل پڑنے لگے۔

بڑھا کو ماہین نے فائقہ کو ٹھوکا دیا اور اکتا کر بولی۔

"کچھ ان کے فن کی باریکی پر بھی بات کرو۔ بے چارے کا دل ہی خوش ہو جائے گا۔"

فائقہ بڑے لاڈ سے بولی۔

"اور ہاں۔ میں آپ کے فن کی باریکی سے بھی بڑی متاثر ہوئی ہوں۔"

"اچھا...." لگا کہ عمران بہت خوش ہوا تھا۔

"ہاں۔ اتنی اچھی والی باریک لائنیں لگائی ہیں آپ نے۔ اور کارنر پہ جو برش کی باریک نوک سے اپنے سائن کیے ہیں وہ مجھے سب سے زیادہ اچھے لگے ہیں۔"

فائقہ لہک لہک کر اس کے "فن کی باریکی" اجاگر کر رہی تھی۔ اور ہم ادھر ادھر لڑھکیں.... مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئیں۔

دوسری طرف کھٹاک سے فون رکھ دیا گیا۔

"ہیں....!" فائقہ نے ریسیور کو گھورا۔ پھر سلگ کر بولی۔ "اس قدر روڈ ہے یہ بندہ۔ ایسے کریڈل پہ ریسیور پٹختے ہیں۔"

"ہاں.... اس وقت تو وہ ریسیور پٹخنے کے لیے تمہارے سر کی ضرورت محسوس کر رہے ہوں گے۔"

ماہین نے گہری سانس بھری تھی۔ فائقہ ناخن چباتے ہوئے ٹینشن کے مارے اسے گھور کر اپنی غلطی یاد کرنے لگی۔ "ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا تھا جو وہ ناراض ہو جائے؟"

☼ ☼ ☼

اور پھر ہم سب نے عمران عباس کا اتنا پیچھا لیا کہ بے چارے کو چوتھے روز اپنی "دیدہ زیب" پینٹنگز کا دیدار کرنے آنا ہی پڑا۔ عمر اور حسان کی موجودگی میں فائقہ تو سامنے آ نہیں سکتی تھی مگر ہم نے کھانے کے بعد اسے گھیر لیا۔

"یہ کمال کی پینٹنگز ہیں آپ کی۔" چڑیا نے حیرت سے کہا اور متاثر ہونے والے انداز میں آنکھیں بھی پھیلائیں۔

"نہیں۔ کمال کی تو نہیں۔ ساری میری ہی ہیں۔" عمران اس الزام پہ تڑپ ہی تو اٹھا۔

چڑیا گڑبڑا گئی۔ ہمیں گھورا۔ خاص طور پر ماہین بڑھا کو کو۔ جس نے سب کو ایک ایک ڈائیلاگ رٹا دیا تھا جو ہم نے اپنی باری پر عمران عباس کے فن کی تعریف میں بولنا تھا۔

"مطلب.... آئی مین۔ کمال کی لگتی ہیں۔" چڑیا کنفیوز سی ہو گئی۔ عمران نے نتھنے پھیلائے۔ گویا خفگی۔ پھر کمال کی؟

"ارے آیئے نا۔ جسے آرٹ کی قدر کرنے والی منگیتر مل گئی ہو اسے دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننے کا کیا فائدہ۔ ذرا اس کی محنت دیکھیے (اور محبت بھی)" میں نے چاپلوسی کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے۔
عمران کا تجسس بڑھا۔
فریم میں جڑی تصویروں پہ نگاہ ڈالتے ہی وہ دم بخود رہ گیا۔ رنگ پیلا' بدن پہ لرزہ طاری ہوتا بھی لگا مجھے۔
کنجوس فیملی سے تعلق ہے شاید اتنے قیمتی فریم کو دیکھ کے چارے کی حالت خراب ہو رہی ہے۔" میں نے زرمینہ کے کان میں سرگوشی کی۔
پھر میں نے ڈینگیں مارنا اپنا فرض خیال کیا۔
"آپ کی تصویروں کی اصل قیمت تو اس فریم نے بڑھائی ہے۔"
"ہاں تو اور کیا..." زرمینہ بھی کودی۔ عمر اور حسان وقتاً" فوقتاً" ہمیں گھورنے میں مصروف۔ مگر انہیں دیکھ ہی کون رہا تھا۔
گھر کے لڑکے تو دال برابر تھے۔
"بھئی اگر ہیرا جڑوانا ہے تو بندہ سونے میں جڑوائے' پیتل میں کیوں۔ اور فائقہ تو یوں بھی بہت فن شناس ہے۔ بلکہ قدر شناس..."
خیر یہ جذباتی تقریر تب تک جاری رہنی تھی' جب تک کہ فائقہ کے رشوت میں دیے ایک ہزار پورے نہ ہو جاتے مگر حسان نے میرے شانے پہ پیچھے سے ہاتھ مار کے میری توجہ عمران عباس کی خطرناک حد تک لال پڑتی رنگت کی طرف دلائی۔
"فرط جذبات سے لال ہو رہے ہیں۔" میں نے سب کو تفاخرانہ دیکھا تو عمران' حسان کی طرف دیکھ کر رو دینے والے انداز میں بولا۔
"یہ... یہ دیکھ رہے ہو فن کی بے قدری۔ دونوں تصویریں الٹی لٹکائی ہوئی ہیں بے وقوفوں نے۔" گیلری میں ایک دم مجرمانہ بلکہ "ماتمانہ" خاموشی چھا گئی۔
پھر یکلخت عمر اور حسان کے قہقہے گونجے اور ہم سب وہاں سے بھاگیں اور کمرے میں آکے بستر پہ گر کے ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہوتی رہیں۔
عمران خفا ہو کر چلا گیا۔
اور فائقہ!
اس کا تو پوچھیں ہی مت۔ وہ الٹا عمران پر برسی۔
"آپ کو ضرورت ہی کیا تھی یہ فن سیکھنے کی۔ حد ہو گئی یعنی کہ۔ نہ آنکھ نہ کان نہ منہ نہ پاؤں۔ اب بندہ تعریف کرے تو کس چیز کی۔ اور کون سی سائیڈ اوپر رکھے اور کون سی نیچے ہے۔"
لو جی۔ بات ختم ہوئی تو عمران عباس کی بولتی بھی بند ہو گئی۔
اس کے فن پر اس قدر "باریکی" سے' کسی نے بھلا کب نکتہ چینی کی ہو گی؟

☼ ☼

فائقہ کی لو اسٹوری "ٹھنڈی پڑی تو گھر میں پڑھاکو ماہین کے لیے ایک رشتہ ٹپک پڑا۔
ادھر زرمینہ نے دل پہ ہاتھ رکھ لیا اور کراہ کر بولی۔
"میرے لیے کسی ڈاکٹر کا بندوبست کر لو۔"
"یہ منہ اور مسور کی دال!" فائقہ نے تمسخر اڑایا۔
"تم نے کون سا ایم بی اے کر لیا ہے۔ چودہ کر کے کسی قسمت والی کو ہی ڈاکٹر ملتا ہو گا۔"
میں نے بھی اس کا دل جلانے کی کوشش کی۔
"کمینیوں! علاج کے لیے کہہ رہی ہوں۔ شادی کے لیے نہیں۔" وہ تڑپ اٹھی۔ تو ہم سب کھی کھی کر کے ہنسنے لگیں۔
پھر زرمینہ سب کو لے کر ماہین کے پاس پہنچی اور وہ بے نیازی' نازک سے فریم والا چشمہ لگائے موٹی سی کتاب میں گم۔
"ہائے۔ ماہین۔ اب تم بھی رخصت ہو جاؤ گی۔"
چڑیا نے حسرت سے کہا۔ ماہین اس کی ہم عمر ہی تھی۔
"کیا میں دنیا سے رخصت ہو رہی ہوں۔" اس نے کتاب پر سے نظر اٹھا کر اس قدر رکھائی سے پوچھا کہ

ہم سب نے انگلیاں دانتوں تلے دبالیں۔
"ہوش کرو لڑکی۔ رشتہ آیا ہے تمہارا' کچھ تیاری پکڑو۔" فائقہ نے اسے جھنجھوڑ کر حواس میں لانے کی سعی کی۔ "رشتہ ہی آیا ہے کوئی فرشتہ تو نہیں آگیا کہ تیاری پکڑلوں۔"
وہ پھر سے کتاب میں گم۔ زرمینہ نے غصے سے آستینیں چڑھالیں۔
"اتنے نایاب ہو رہے ہیں رشتے۔ اتنی بے قدری میں برداشت نہیں کر سکتی۔"
ہم نے اسے بمشکل سنبھالا۔ پھونکیں مار مار کے دماغ کو ٹھنڈا کیا۔
"بس ایک بات دادو تک پہنچا دینا۔ لڑکے کا تعلق رائل فیملی سے ہونا چاہیے۔"
ماہین پڑھاکو کی بات اس قدر اچانک اور غیر یقینی تھی کہ میں نے بے اختیار ہاتھ پکڑ کر دانتوں تلے دے لیا۔
"دفع۔ خبیثہ۔" زرمینہ نے تڑپ کر اپنا ہاتھ میرے دانتوں میں سے نکال کر مجھے دو تھپڑ لگائے۔
"اوفوہ۔ حیرت کے مارے پتا نہیں چلا کہ تمہاری انگلیاں تھیں۔"
میں نے شانہ سہلایا۔
شام کو لڑکے کی ماں اور بھابی تشریف لے آئیں۔
ہم بے چاریوں کو ڈرائنگ روم میں جانے کی ممانعت تھی۔ "جس کا رشتہ ہونا ہے صرف وہی لڑکے والوں کے سامنے جائے گی بس۔" (دادو کا آرڈر)
مگر ہم نے بھی کھڑکیوں دروازوں سے کان لگا لگا کے سن گن لینے کی پوری کوشش کر ڈالی۔
"یہ کیا ہو رہا ہے....؟" میرو کی رعب دار آواز اتنی اچانک آئی کہ ہم چاروں جو اوپر نیچے درزوں سے جھانک رہے تھے پوری ذمہ داری کے ساتھ' ویسے ہی چونک کر ایک دوسرے کے اوپر ڈھیر ہو گئے۔
میرے اوپر والی تینوں تو اچھل کے کھڑی ہو گئیں اور پھر ایسے بگٹٹ بھاگیں کہ دکھائی بھی نہ دیں۔

میرو کھڑا مسلسل مجھے گھور رہا تھا۔
مگر دیکھیں جی۔ میرے سنہری اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے کہ کوئی آپ کو جھاڑے' آپ اس کو اچھی طرح سے جھاڑ دیں۔
اسی لیے اس سے پہلے کہ از میروٹ میری کلاس لیتا میں اٹھتے ہوئے خفگی سے بولی۔
"یوں۔ ایسے اچانک کسی کی جان نکالتے ہیں۔"
اس کی سیاہ آنکھوں کی خفگی پر حیرت کی چمک نے ڈیرا جمالیا۔ پھر دفعتاً" اس نے دانت پیسے۔
"تمہاری جان تو بہت آرام سے اور باقاعدہ پلان کر کے نکالوں گا میں۔"
میری نظروں میں دادا جان کی زنگ آلود بندوق گھوم گئی تو میں جز بز ہو کر بولی۔
"کبھی تو پیار سے بات کر لیتے ہیں بچی سے....."
"بچی.... ی ی ی۔" وہ حیرت سے لفظ کو کھینچ کر بولا۔ "یہ جو ابھی تک تم "بچی" ہوئی ہو میرے عتاب سے تو اسے میری مہربانی سمجھو۔"
میں گڑبڑائی.... پھر جذباتی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔
"اب کیا بندہ اپنے اردگرد کے واقعات اور لوگوں پر نظر بھی نہ رکھے۔ اسی لیے تو دہشت گردی اتنی بڑھ گئی ہے۔ ابھی بھی دیکھو بالکل اجنبی لوگ آئے بیٹھے ہیں ڈرائنگ روم میں۔ کل ہی ٹی وی نیوز میں دیکھا ہے میں نے کہ ایک....."
"شٹ اپ...." وہ ہاتھ اٹھا کر دانت پیس کر بولا تو میری باقی بات حلق ہی میں اٹک گئی۔
"اچھے بھلے لوگ ہیں۔ کون نہیں جانتا انہیں۔ ماہین کا پرپوزل لائی ہیں۔ وزیراعظم کی امی اور بھابی۔ جاؤ اور جا کے اچھی سی ٹرالی سیٹ کر کے لاؤ۔" وہ تفصیل بتاتا آخر میں ڈانٹنے والے انداز میں کہتا ڈرائنگ روم میں چلا گیا۔
اور ادھر مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔
زرمینہ مجھے گھسیٹ کے کمرے میں لے گئی۔ اور میں بت بنی ساتھ گھسٹتی گئی۔

"کیا ہوا.... زیادہ بے عزتی کردی میرو نے آج؟؟"
فائقہ نے مزا لیتے ہوئے مجھے پچکارا۔
مگر مجھے تو رہ رہ کے بے چاری ماہین پہ ترس آرہا تھا۔ کہاں یہ نوخیز کلی اور کہاں وزیراعظم ؟؟؟؟
میری آنکھیں بھر آئیں۔ تو وہ سب بوکھلا گئیں۔
"کیا ہوا.... کیا کیا ہے مطلب کیا کہا ہے بھائی نے؟"
زرمینہ گڑبڑائی۔
"ماہین....!" میں نے روتے ہوئے کہا تو وہ چونکی۔
"ماہین کا رشتہ....!" میری ہچکی بندھنے لگی۔ چڑیا نے مجھے گھور کر کہا۔
"حد ہوتی ہے جیلسی کی آپی۔ تمہاری ہو گئی اب اس کی منگنی بھی ہو جانے دو۔ تمہیں رونا کیوں آرہا ہے؟"
"ہاں ' ازمیر بھائی کے توسط سے پرپوزل آیا ہے۔" ماہین مطمئن تھی۔
مجھے تپ چڑھی۔
"تو پوچھ ہی لیتیں لگے ہاتھوں۔ کون سا نادر و نایاب ہیرا تلاش کرکے لایا ہے وہ تمہارے لیے۔"
سب نے مشترکہ مجھے گھورا۔
"ہائے مانو.... تجھے تیری اپنی بددعا لگ گئی۔ رائل فیملی والی۔"
میں نے بین کرنے والے انداز میں بازو لہرائے تو ماہین عرف مانو کا چہرہ قابل دید ہوا۔
"اف۔ یعنی رائل فیملی؟" چمکتا چاند چہرہ۔
"ذلیل۔ اب بتا بھی چکو۔ میں تو اب ہارٹ اٹیک کے نزدیک پہنچ چکی ہوں۔" زرمینہ نے مجھے چٹکی بھری۔
"وزیراعظم کا رشتہ آیا ہے مانو کے لیے...."
میں نے کہہ کر دھماکا کر دیا۔ اور دوپٹے کا گولہ منہ میں ڈال کر سسکیاں روکنے لگی۔
ماہین کی آنکھیں پھٹنے کو ہو گئیں۔
"تمہارا مطلب ہے نواز شریف کا....؟"
"بکواس مت کرو۔ انہیں کلثوم آنٹی سے بہت محبت ہے۔" فائقہ نے اوٹ پٹانگ ہانکی۔

"قسم لے لو۔ ابھی میرو نے بتایا ہے کہ اندر وزیراعظم کی ماں اور بھابی آئی بیٹھی ہیں۔ اب پاکستان کے تو ایک ہی وزیراعظم ہیں۔"
میں نے تڑپ کر اپنی صفائی پیش کی۔ تو سب ایک دم خاموش ہو کر ماہین کو دیکھنے لگیں۔
اور پھر جو ماہین نے پہلے منہ اور پھر گلا پھاڑ کر رونا شروع کیا۔
"خود ہی تو کہہ رہی تھیں رائل فیملی میں شادی کا شوق ہے۔ ان کا بھی شاہی خاندان ہی سمجھو۔ بلکہ سند یافتہ شریف خاندان۔" زرمینہ نے اسے تسلی دی۔
"بکواس.... انکل لگتے ہیں وہ میرے۔" وہ تڑپی۔
"اوفوہ۔ تم تو پہلے ہی رشتہ خراب کر رہی ہو۔"
فائقہ نے اسے ٹوکا تو ماہین اس کا منہ نوچنے کو لپکی۔
فائقہ کھسک کر میرے پیچھے چھپ گئی۔
"گولی مار لوں گی میں خود کو' وہ بھی دادا جان کی تاریخی بندوق سے۔" ماہین جھلا کر بولی۔
"خبردار...." زرمینہ نے اونچی آواز میں کہا۔
"وہ بھائی نے روبحا کو مارنے کے لیے چھپا کے رکھی ہوئی ہے۔ تم کسی اور ہتھیار کا بندوبست کرو۔ خودکشی کے اور بھی کئی آسان طریقے ہیں۔ گیس کھول کے چولہے میں منہ دے لو۔"
"ہاں اور پیچھے ہزاروں کا بل بھرنے کو ہم رہ جائیں گے۔" چڑیا بڑبڑائی۔
"تمہارے منگیتر ہی کی کارستانی ہے یہ۔ اب تم ہی انکار کراؤ گی اس رشتے سے۔ مجھے کوئی شوق نہیں وزیراعظم کی بیوی بننے کا ورنہ...." ماہین نے انگلی اٹھا کر وارننگ مجھے دی تھی۔
اور میں.... بے چاری۔
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے۔
کے مصداق فوراً" ہی حلف لے لیا۔

☆ ☆ ☆

بڑوں کے بقول ان لوگوں کو ماہین پسند آگئی تھی۔

ماہین نے تڑپ کے مجھے دیکھا۔ اور میں نے گھور کے میرو کو۔ جو آرام سے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں ایسی کی تیسی کردوں گی اس پروپوزل کی۔ تم بس اپنا نگینے کا سیٹ اور وہ جو شیفون کا گرے ڈیزائنو سوٹ لائی ہو میری الماری میں رکھ دینا میرے واپس آنے تک شاباش۔"

کھانے کے بعد جب سب اپنے کمروں میں چلے گئے تب میں نے ماہین کو گھیرا۔

"اف کس قدر لالچی اور کمینی ہے تو روبحا۔" زرمینہ نے تاسف سے کہا۔

"ہاں' میں تو بس سوٹ پہ ہی اس کا کام کر دیتی۔" فائقہ نے بھی سرہلایا۔

"ایک ہی تھالی کا بینگن ہو تم تینوں۔" ماہین دنیا سے بے زار تھی۔ مگر میں زبردستی اس سے دونوں چیزوں کا وعدہ لے کر شیر کی کچھار۔۔۔ آہم میرا مطلب ہے کہ میرو کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"اللہ حافظ۔۔۔ ایک دفعہ جی بھر کے اپنی شکل دیکھ لینے دو۔ گولیاں کھانے کے بعد تو پتا نہیں پہچانی بھی جاؤ گی کہ نہیں۔"

میں جو زرمینہ کے جذباتی ہو کر گلے لگنے پر رونے ہی والی تھی اس قدر تخریب کارانہ بیان سن کر تڑپ اٹھی۔

"دفع۔۔۔ تمہارے منہ میں خاک۔"

"مجھے اندازہ تھا۔ میری بہن کو زندگی میں لالچ ہی مروائے گا۔"

یہ چڑیا کی آہ تھی۔ میں ان سب پہ لعنت بھیجتی میرو کے کمرے کی طرف بڑھی۔

دروازہ کھٹکھٹا کر میں نے سر اندر گھسا کر جھانکا۔

"میں اندر آجاؤں۔۔۔؟"

وہ میز پہ پانی کا گلاس ڈھک کے رکھتے ہوئے پلٹا۔ پھر بڑے تحمل سے بولا۔

"اب جتنی باہر رہ گئی ہو وہ بھی آجاؤ۔ کیا ہو سکتا ہے۔"

"ہیں جی۔۔۔ کیا یہ طنز تھا؟ میں کنفیوز سی ہو کر اندر آگئی۔

میرو کے کمرے میں گھسنے کے بعد احتیاطی تدبیر نمبر ایک۔ دروازے کے قریب رہنا تاکہ وقت پڑنے پر بھاگنے میں آسانی ہو۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟"

وہ سینے پہ بازو لپیٹے وہیں کھڑا پوچھ رہا تھا۔ مجھے تسلی ہوئی۔ جب تک وہ بازو کھول کر دیوار تک جا کر بندوق اتارتا' میں فرار ہو سکتی تھی آسانی سے۔ سیاہ زیرک آنکھیں میری طرف متوجہ تھیں۔

میں کھنکھاری۔

"بات یہ ہے کہ۔۔۔ ماہین وزیر اعظم سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ اچھل ہی تو پڑا۔

"کیا مطلب۔ وہ اس قابل ہو گئی ہے کہ اعتراضات اٹھائے۔"

"اوفوہ۔۔۔ مطلب ہم میں سے کوئی بھی راضی نہیں۔"

"کیوں۔ کیا برائی ہے وزیر اعظم میں؟ تم لوگ جانتی ہو اسے؟" وہ کڑے لہجے میں بولا تو میں نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"وزیر اعظم کو کون نہیں جانتا۔ اور پھر ماہین کی عمر دیکھو اور اس کی عمر۔"

"خیر' اتنا خاص فرق تو نہیں ہے۔" وہ مطمئن تھا۔ میں تڑپی۔

"اور جو شادی کر رکھی ہے اس نے وہ؟ اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا؟"

اب کے حیران ہونے اور اچھلنے کی باری از میرٹ کی تھی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ وہ شادی شدہ ہے؟"

"لو۔۔۔ تم نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے۔ روبحا گل ہوں میں' ہر بات پر نظر رکھتی ہوں۔ ابھی کل ہی خبرنامے میں اپنے بیوی کے ساتھ جہاز سے اتر تا دکھا رہے تھے دونوں کو۔"

میں نے تفاخر سے اپنا بتایا تو مجھے لگا حیرت سے اس کی آنکھیں پھیلی ہوں۔
"کون... کس کو دکھا رہے تھے؟"
"وہی تمہارے وزیراعظم اور ان کی بیوی کو۔" میں بگڑی اتنا کا کا تو نہیں تھا وہ۔ پھر چبا چبا کر بولی۔
"وزیراعظم نواز شریف اور کلثوم نواز۔"
پہلے تو وہ دنگ رہ گیا۔
"بے چارہ..." پھر جو اس نے قہقہہ لگایا۔ اب میں بے چاری کشمکش و پیچ میں مبتلا۔ مجھے ہنسنا چاہیے یا یونہی سنجیدہ منہ بنا کے کھڑے رہنا چاہیے۔ پھر دوسرا طریقہ کار مجھے بہتر لگا۔ اس کے بعد وہ سنجیدہ سا ہو گیا۔
مجھے ہلکا سا گھور کے دیکھا اور میں نے کن اکھیوں سے اپنے پیچھے دیوار گیر الماری کے ساتھ ایستادہ دروازے کو۔
"تم جو ہو نا رو بحا گل... اپنی عقل دانی کا ڈھکن بند ہی رکھو اور جو ہو رہا ہے وہ سیدھے طریقے سے ہونے دو۔ خبردار جو اپنی زبان کھولی ہو تو۔"
اف... یعنی کہ اف اف... میرا دماغ گھومنے لگا۔
"حق کی زبان بند کرنے کی کوشش مت کرو میرو۔" میں نے اسے للکارا۔
ادھر وہ دانت کچکچاتا میری طرف بڑھا ادھر میں... اندھا دھند دروازے کی طرف...
ہینڈل پکڑ کے کھینچا۔ دوبار سہ بار۔ مگر دروازہ تو گویا جام ہو چکا تھا۔ میری گھگھی بند گئی۔ آنکھیں بند اور سانس بھی بس بند ہوئی جاتی تھی، جی میں آیا بچاؤ بچاؤ کا شور مچادوں مگر اتنی دیر میں موت... میرا مطلب ہے میرو میرے سر پہ آپہنچا۔
اس نے میرا ہاتھ دروازے کے ہینڈل سے ہٹایا تو پٹ سے میری آنکھیں کھلیں۔
"یہ الماری کا دروازہ ہے۔ کمرے کا دروازہ وہ رہا۔"
اس نے تحمل سے کہتے ہوئے ساتھ ہی مجھے انگلی کے اشارے سے یوں دروازہ دکھایا جیسے کسی بچے کو... ہنہ... ہنہ... بلکہ پھر سے اف... اف...
میں تو مانو شرم سے پانی پانی ہو کے وہیں بہہ جانے کو تھی۔
"کیا چیز ہو تم بھی رو بحا گل..." وہ مجھے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا۔ اب پتا نہیں طنز تھا یا وہ مجھے شرم دلا رہا تھا مگر میرا سارا دھیان تو اس کی سیاہ آنکھوں کی طرف تھا۔ میں کنفیوزسی اس کے لفظ سمجھنے کی کوشش میں تھی۔
میرو نے مٹھی کھول کے میرا ہاتھ آزاد کیا اور گہری سانس بھرتا پیچھے ہٹا۔
"جاؤ... اور خبردار جو کسی نے بھی اس پروپوزل پہ کوئی اعتراض کیا۔ خاص طور پہ تم..." آخر میں جو اس نے دانت کچکچائے ان کی آواز میرے کانوں تک آئی۔ تو میں سرپٹ بھاگی۔
کمرے میں آئی تو زرمینہ نے لپک جھپک کے پانی کا گلاس میرے منہ سے لگایا۔ فائقہ دوپٹے کے پلو کو جھلا کر ہوا دینے لگی۔ اور مجھے ایک ہی فکر...
"سوٹ رکھ دیا تھا نا میری الماری میں...؟"
ماہین نے مجھے گھور کے دیکھا۔
"کر کے کیا آئی ہو وہ بتاؤ...؟"
"ہاں... اب کیا کیا بتاؤں۔ میری حالت سے تمہیں پتا نہیں لگ رہا۔"
میں نے انہیں جلانے کے لیے آہ بھری۔ فائقہ نے میرا چہرہ ہاتھ میں تھام کے اپنی طرف گھمایا چند لمحے جائزہ لیا اور پھر ہمدردی سے بولی۔
"پوری پانچ انگلیوں کا نشان چھپا ہے منہ پہ بے چاری کے۔"
"دفع..." میں نے اسے دور جھٹکا پھر اطمینان سے بولی۔ "میرو نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ یہ رشتہ طے ہو کر ہی رہے گا۔ وزیراعظم کی قائم مقام بیوی ماہین ہی بنے گی۔"
ماہین دل پہ ہاتھ رکھے بیڈ پہ لہرا کے گری تھی۔
"اناللہ وانا الیہ راجعون۔" میں نے باآواز بلند پڑھا تو وہ تڑپ کر اٹھی۔
"دیکھ لینا تم... جان دے دوں گی اپنی... مگر نواز شریف سے شادی کبھی نہیں کروں گی۔"

اس کی آنکھوں میں آنسو اور ارادہ اٹل تھا۔ ہم نمانیوں کا دل پگھل پگھل گیا۔

"ایک طریقہ ہے میرے پاس..." زرمینہ نے چٹکی بجائی۔

"وہی ذہانت کی بات میرے بھی ذہن میں آئی ہے، مگر چونکہ تم مجھ سے کچھ ماہ بڑی ہو اس لیے تم ہی بتادو۔"

میں نے بڑی نزاکت سے کہا تو اللہ معاف کرے، میرے ساتھ جڑ کے بیٹھی زرمینہ نے کہنی عین میرے گردے پر ٹھونک دی۔ اس روز (مارے درد کے) جو بھنگڑے میں نے ڈالے، وہ کیا ہی آپ میں سے کسی نے اپنے بھائیوں کی شادیوں میں ڈالے ہوں گے۔

"بس... اپنے ہی تماشے کرتی رہنا سب... میری تو کسی کو فکر ہی نہیں۔ مجھے چاہے وہ "نانا ابو" بیاہ کے لیے جائیں۔" ماہین چلائی۔

اب وہ بے چاری تو بڑی "بے چاری" بن کر دکھ سے چلائی تھی، مگر اس کے لفظوں کے چناؤ نے ہم سب کو لوٹ پوٹ کردیا۔ مگر پھر ماہین کا غصہ دیکھ کر ہمیں شرافت کے پاجامے... مطلب... جامے میں آنا ہی پڑا۔

"اچھا سنو... امی بتا رہی تھیں دادی کو... کل وزیراعظم خود آرہے ہیں لڑکی دیکھنے..." مینا تو کمینی ہی نکلی۔ اتنی بڑی خبر کب سے ڈھول میں مطلب پیٹ میں چھپا کے بیٹھی ہوئی تھی۔

"تو تم موقع پاکر ان کے سامنے صاف انکار کردینا۔" میں نے نادر مشورہ دیا۔

"ہنہ... جو بذات خود لڑکی دیکھنے آرہے ہیں، وہ انکار کریں گے بھلا... اتنی خوب صورت لڑکی کو انکار کرنے کا حوصلہ کہاں سے لائیں گے۔" ماہین نے تمسخرانہ نظروں سے ہمیں دیکھا تو ہم تو پتھرا ہی گئیں گویا۔ (خوب صورت... چشماٹو!)

"تم بے فکر رہو... تمہیں دیکھ کے کرہی دیں گے ان شاء اللہ..." فائقہ نے اس کا شانہ تھپکا تھا۔

"فٹے منہ...!" وہ ہاتھ کا اشارہ کرتی اٹھ گئی۔

بہرحال... اب طے ہوچکا تھا۔ کل ہر صورت وزیراعظم کے "دورہ بٹ ہاؤس" کو ناکام بنانا تھا ہم نے...

☆ ☆ ☆

"میں نے تو آدھی رات تک تمام ٹی وی چینلز کی بریکنگ نیوز... آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھیں، مگر کسی میں بھی وزیراعظم کے دورہ بٹ ہاؤس سے متعلق کوئی خبر نہیں آئی۔"

ہماری میٹنگ دیر رات تک جاری رہی تھی۔ جب تک نیند نہیں آگئی، میں باری باری تمام نیوز چینلز کی بریکنگ نیوز دیکھتی رہی تھی۔

"لو... اس طرح کی خبروں کی تو وہ نیوز چینلز کو ہوا بھی نہیں لگنے دیتے۔"

پارلر والی ابھی ابھی ماہین چشماٹو کو تیار کرکے گئی تھی۔

یا اللہ... نیچرل سے میک اپ میں... آنکھوں پہ چشمے کے بجائے لینس لگائے... بالوں کے نم نم سے کرلز۔ نروس سی لب کو چباتی... اگر وہ چشماٹو ماہین ہی تھی تو آج وہ خوب صورت ترین لڑکی لگ رہی تھی۔ خاص طور پر "لڑکی" پہلے تو وہ بس بڑھا کو ہی لگا کرتی تھی۔ سب نے نظروں ہی نظروں میں بلائیں لی ہوں گی اس کی۔

"میں مرجاؤں گی دیکھ لینا تم...!" اس نے کم از کم بھی ایک سو بیسویں مرتبہ مصمم ارادہ ظاہر کیا۔

"اللہ جھوٹ نہ بلوائے تو یہی کہے۔ جارہی ہو کل سے..." فائقہ نے اپنی چوڑیوں کا سیٹ ٹھیک کرتے ہوئے طنز کیا تو وہ چلائی۔

"تم خبیثوں کو موقع دے رہی ہوں کہ جو کرسکتی ہو، کرلو۔ مرگئی تو پھر پچھتاتی رہنا۔"

"دوسروں کی مدد کرنے والوں کو اللہ بھی پسند کرتا ہے۔ ویسے بھی تو مرنا ہی ہے۔ وزیراعظم ہی کا بھلا کردو۔"

فائقہ کو تو ترس آرہا تھا۔ جواباً" ماہین کا دھمو کا اس کاشانہ سینک گیا۔

اسی وقت چڑیا گرتی پڑتی چلی آئی۔

"بس نکل آئے ہیں وہ لوگ..... تھوڑی دیر میں پہنچنے والے ہوں گے۔"

"میرے خیال میں ہمیں نیوز چینلز کو یہ خبر دے دینی چاہیے۔" زرمینہ کو سنہری خیال سوجھا۔ "(اور مجھے قیمتی)"

"بلکہ ان کو تو ہم بھاری قیمت میں یہ خبر بیچ سکتے ہیں۔" میں پرجوش ہوئی تو ماہین ہم پر ہاتھ سے لعنت کا اشارہ کرکے رہ گئی۔

"بھئی۔ ہم سے تو جو ہو سکتا تھا کر دیا۔ کل سے تمہاری ناک اور آنسو پونچھ پونچھ کے دوپٹے خراب کرلیے اپنے۔ اب چُپ کرکے وہاں بیٹھ جاؤ' خود تو پارلر سے تیار ہو گئیں۔ ہمیں "تعزیت" کرنے والیاں بنا کے بٹھایا ہوا ہے۔"

میں نے اسے اچھا خاصا جھاڑا تو وہ پاؤں پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

سب نے اپنی دبی سانسیں خارج کیں..... اور اطمینان سے اپنے میک اپ نپٹانے لگیں۔

☼ ☼ ☼

اب کچھ بھی ہو..... تھی تو وہ ہماری پٹھی..... مطلب کزن اور دوست نا..... اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا اس کے لیے۔ چاہے کلائمکس پر ہی سہی۔

"کسی طرح موقع پا کر وزیر اعظم سے تمہاری اکیلے میں ملاقات سیٹ کروا دیتے ہیں۔ تم صاف انکار کر دینا۔" فائقہ نے ہاتھ جھاڑے۔ وقت اتنا قریب آگیا تھا۔

ماہین کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔ (ان..... سے اکیلے میں ملاقات.....) "کہوں گی کیا..... ؟"

"کہنا..... انکل جی! میں معذرت چاہتی ہوں۔ آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔" زرمینہ نے سمجھایا۔ جواباً" میں نے کل والی کہنی کا بدلہ لیتے ہوئے عین اس کے گردے پہ کہنی مارنا فرض خیال کیا۔ وہ دوہرے ہو گئی۔

"انکل جی کہے گی تو کسی بڑے ہی مقدمے میں اندر کریں گے وہ ہمیں۔"

"لڑکے والے آگئے۔" مانو نے دروازے سے سر اندر ڈالتے ہوئے اطلاع دی تو ماہین دل پکڑے وہیں ڈھے گئی۔

"اُف..... بالکل ماہین جتنی ہے "ان" کی نواسی۔ ابھی پچھلے دنوں تو شادی کی وزیر اعظم کی صاحب زادی نے اپنی بیٹی کی۔" فائقہ نے آہ بھری۔ پھر زرمینہ کو اپنے آئی لائنر کی فائنر لائن چیک کروانے لگی۔

"کل کے اخباروں اور نیوز چینلز پہ تصویریں آنی ہیں۔ دیکھ لو کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔"

اندر خوش گپیوں کے دور چل رہے تھے۔ ابھی ماہین کا بلاوا نہیں آیا تھا۔ کیونکہ وزیر اعظم صاحب شاید کسی نہیں کاروباری یا سرکاری دورے سے سیدھے یہیں آنے والے تھے۔

"آئیڈیا..... پچھلے راستے سے پورچ میں چلتے ہیں۔ وہیں یہ کام تمام کردیں گے۔"

میں نے اچھل کر ترکیب پیش کی اور جواباً" زرمینہ کا کراٹے کا کاری وار گردن پر کھایا۔

"باڈی گارڈ ہوں گے ان کے ساتھ..... اور کام کس سے تمام کرو گی..... دادا جان کی زنگ لگی بندوق سے..... ؟"

"کمینی....." میں کراہی۔ "میرا مطلب تھا' وہیں پہ ان کو بتا کر یہ رشتہ ختم کردیں گے سرے سے ہی....."

"اوہو....." زرمینہ نے میری گردن سہلائی۔

پھر ہم بگٹٹ پورچ کی طرف بھاگیں۔ مانو اور چڑیا کو حفظ ماتقدم کے طور پر کمرے ہی میں بٹھا دیا گیا۔

"ان کو مخاطب کیسے کروں گی میں..... ؟" ماہین از حد نروس تھی۔

"انکل ہی کہنا..... بلکہ نانا جان..... تاکہ انہیں احساس ہو کہ وہ ایک "بچی" کی زندگی تباہ کرنے کی سازش کا حصہ بن رہے ہیں۔" میں نے دانت

کچکچائے۔

اسی وقت چوکیدار نے دروازہ کھولا۔ لڑکے والوں کی سلور گرے سوک تو پہلے ہی پورچ میں کھڑی تھی۔ اب ایک نئی چمچماتی سیاہ کرولا آئی اور بڑی سبک روی سے چلتی عین اس سوک کے پیچھے آرکی۔

ہم نے اپنے حوصلے بلند کرتے ہوئے ماہین کو دھکے دیے۔ "جاؤ... یہی وقت ہے۔ گاڑی سے نکلتے ہی قدموں میں گر جاؤ۔"

اور اس نے دوڑ لگائی بھی تو یوں کہ مجھے کلائی سے تھام کر ساتھ گھسیٹ لیا۔

"کیونکہ یہ تمہارے منگیتر کی لگائی ہوئی آگ ہے۔"

ہمارے پاؤں وہاں تھمے' جہاں گاڑی کا دروازہ کھلا اور ڈرائیونگ سیٹ سے ایک بڑا خوش شکل بندہ نیچے اترا۔

"خدا ترسی کرلیتے وہ' اس ڈرائیور سے ہی بیاہ کروا دیتے۔ تمہارا ماہی... "معید حسن" لگ رہا ہے بالکل۔" میں ماہین کے کان میں گھسی۔

وہ بندہ ہماری طرف خیرسگالی کی مسکراہٹ لیے دیکھ رہا تھا اور مجھے "محبت دل پہ دستک" کے ہیرو یاد آرہے تھے۔

"آپ کون...؟" میں نے ذرا رعب سے پوچھا۔ بھئی ڈرائیور ہی ہے نا۔ "اور وزیراعظم صاحب کہاں ہیں؟"

ماہین تو جس طرح نروس سی انگلیاں مروڑتی زمین میں آنکھیں گاڑے کھڑی تھی۔ مجھے ہی بولنا پڑا۔ یہ تو بس آج کی تاریخ میں صرف فوت ہی ہوسکتی تھی اور کچھ نہیں کرسکتی تھی۔

"جی... میں مشیراعظم ہوں۔" وہ سینے پہ ہاتھ رکھ کے ذرا سا جھکا اور مسکرا کر بولا۔ "اور "وہ" گاڑی میں بیٹھے اپنے ضروری پیپرز کو پن اپ کررہے ہیں۔ ابھی بس نکلتے ہیں۔"

میں نے ہمدردی سے ماہین کو اور پھر حسرت سے مشیراعظم کو دیکھا۔ رشتہ تو یہ بھی برا نہیں تھا۔

"ویسے... آپ نے نہیں سوچا شادی کے بارے میں...؟" میرے منہ سے ویسے بھی کون سی سیدھی بات نکلتی تھی جو اب نکلتی۔ اس بندے کی آنکھیں اصل سائز سے ذرا پھیلیں۔

"جی... کرنی ہے پہلے وزیراعظم کی ہوجائے تو...." وہ پہلی بار ذرا ہکلایا۔

"نہ... مجھے یہ بتائیں کہ بڑا اچھا لگ رہا ہے آپ کو یوں کسی کے جذبات سے کھیلتے ہوئے۔ یہ دیکھیں... یہ ہے وہ لڑکی جس کے لیے آپ اپنے وزیراعظم صاحب کا رشتہ لے کے آئے ہیں۔"

جوش خطابت میں' میں نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر آگے کھینچا۔

"اب ذرا اپنے وزیراعظم کو دیکھیں اور اس لڑکی کو دیکھیں۔ اس کی عمر ہے خودکشی کرنے کی۔ میرا مطلب ہے' وزیراعظم صاحب سے شادی کرنے کی؟"

"نہیں جی...؟" وہ ہونق سا ہوگیا۔ ہاتھ مار کے گاڑی کا شیشہ بجا کر گویا وزیراعظم صاحب کو بھی متوجہ کیا' مگر روبحا گل جب کوئی کمٹمنٹ کرلے تو پھر اپنے آپ کی بھی نہیں سنتی۔

اور بقول ازمیر بٹ... "جب تمہارا منہ کھلتا ہے تو آنکھیں بند ہوجاتی ہیں۔"

"اوہو... بلالو... ان کو بھی بلالو... ان ہی سے تو دو دو ہاتھ کرنے آئی ہوں میں۔ کیا کریں گے زیادہ سے زیادہ۔ نیب کیسز میں پھنسوادیں گے یا جیل میں ڈلوا دیں گے۔ باطل سے ڈرنے والے اے آسمان نہیں ہم... وغیرہ وغیرہ... مگر ماہین ایک... نانا جان سے شادی کبھی نہیں کرے گی۔ شیر ہوگا تو اپنے گھر میں..."

اسی وقت پسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کے "نوفل احمد" گاڑی سے نیچے اترا۔ (ہائے... محبت دل پہ دستک!)

"اللہ...!" میں نے تو دل ہی تھام لیا۔

(ایک سے بڑھ کے ایک ملازم رکھا ہوا ہے۔ ماہین کا تو صبح شام دل خراب ہوتا رہے گا۔)

"کیا ہوا... کس نے کس سے شادی نہیں کرنی؟"
یہ بندہ بھی حیران تھا۔
میں نے محتاط نظروں سے گاڑی کے سیاہ شیشوں کو دیکھا۔ وزیراعظم صاحب اندر تھے' اتنی دیر میں مجھے ان باڈی گارڈز کی ہمدردی حاصل کر لینی چاہیے تھی۔ شاید ان ہی کے سمجھانے سے یا شرم کھا کر وزیراعظم صاحب منع ہو جاتے۔
"بھائی...! دراصل یہ ہے وہ لڑکی جسے آپ کے وزیراعظم صاحب دیکھنے آئے ہیں۔" میں نے اس "بُت" کو پھر آگے کیا۔
ماہین تو بس سانس ہی لے رہی تھی۔ ویسے شاید مر چکی تھی۔
ان دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔
"آہم... جی... تو پھر...؟" دوسرے نمبر والا کھنکھار کر پوچھ مجھ سے رہا تھا اور جائزہ ماہین کا لے رہا تھا۔ (اچھا ہے۔ ذرا شرم دلائے اپنے سر جی کو...)
"آپ ذرا اپنے وزیراعظم کو دیکھیں اور اس "معصوم" کو دیکھیں۔ اس کے جتنی تو ان کی نواسی ہے۔ میں نے منہ پھلایا۔ تو ان کے منہ کھلے۔"
"کس کی...؟"
"وزیراعظم صاحب کی..." میں نے دانت کچکچائے۔ "مگر میں ماہین کا پورا ساتھ دوں گی۔ ہر عید پہ شعر لکھ کے دیتی رہی ہے کارڈ پہ مجھے۔" (گھٹیا ہی سہی۔)
"ہوں... ویری گڈ... تو پھر اب کیا کرنا چاہیے ہمیں۔" پتا نہیں کیوں' مگر گارڈ نمبر ایک اور گارڈ نمبر دو کی ہنسی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔
میں نے چٹکی بجائی اور رعب سے کہا۔
"تو پھر یہ کہ میں بڑی خطرناک لڑکی ہوں۔ اس سے پہلے کہ آپ کے وزیراعظم صاحب کی جان کو کوئی خطرہ لاحق ہو' آپ انہیں باعزت طور پر یہاں سے لے جائیں۔"
اب کی بار ان کے قہقہے نکلے۔
میں پریشان تو ماہین حیران۔

وہ دونوں ہمارے بالمقابل آن کھڑے ہوئے۔
"دراصل ہمارے ابا کا نام محمد اعظم ہے۔" گارڈ نمبر ون نے اپنا تعارف کرانا شروع کیا تو میں نے اسے گھور کے دیکھا۔ وزیراعظم پاکستان کا ہی سہی مگر تھا تو گارڈ ہی نا۔
"اماں کی خوش قسمتی کہ انہیں اعظم کا لاحقہ مل گیا تو پھر "سابقے" انہوں نے اپنی مرضی سے لگا لیے۔"
گارڈ نمبر دو نے بھی حصہ ڈالا۔
میں نے دونوں کو گھورا۔
"اوہو... دونوں کی شکلوں میں مماثلت تھی۔
یعنی یہ دونوں بھائی تھے۔ آہاہ..."
"بڑے بیٹے کا نام انہوں نے رکھا بادشاہ..." وہ مسلسل اپنی خاندانی ہسٹری سنا رہا تھا۔
"اب ابا کا نام ساتھ لگا تو بھائی جان بن گئے بادشاہ اعظم۔"
"ہیں...!" میں ٹھٹکی... ماہین بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔
"دوسرے نمبر پہ رہے یہ وزیراعظم..." گارڈ نمبر ایک نے مسکراتے ہوئے گارڈ نمبر دو (نوفل احمد) کی طرف اشارہ کیا اور پھر ذرا سا جھک کر کورنش بجالایا۔
"اور میں ہوں مشیراعظم..."
ماہین تو فوت ہو جانے کے قریب اور میں شرم سے پانی ہو کے ان دونوں کے قدموں میں ہی کہیں بہہ جانے کو تھی۔
مگر جناب ٹھہریے۔ ڈھٹائی بھی کسی شے کا نام ہے۔ اور بقول میری نیند زرمینہ... مجھے وہ گھٹی میں شہد کے ساتھ چٹائی گئی تھی۔
مگر مجھ سے پہلے ہونق کھڑی ماہین نے بے یقینی سے پوچھا۔
"تو آپ وزیراعظم ہیں صرف؟ نواز شریف نہیں؟"
سوال ملاحظہ کریں ذرا۔
مگر گارڈ نمبر دو... مطلب کہ وزیراعظم نے اپنے گھنے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑے اسٹائل سے ڈائیلاگ جھاڑا۔

”ہر وزیراعظم... نواز شریف نہیں ہوتا۔“
بڑی بی بی... دیر کے بعد ماہین کو شرمانے کا خیال آیا۔
”اوئی اللہ... یہ روبحا بھی نا۔ کھینچ کے لے آئی مجھے...“ وہ دوپٹے کا کونا منہ میں دباتی بھاگ اٹھی اور سارا نزلہ مجھ بے چاری پر... اب وہ دونوں مجھے گھور رہے تھے۔
”اہم...“ میں کھنکھاری اور اپنی مشہور زمانہ ڈھٹائی کو آواز دی۔ مگر برا ہوا اس جن کا... مطلب ازمیرٹ کا۔ وہ وزیراعظم کو ریسیو کرنے آپہنچا اور مجھے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جس طرح کے خوفناک تاثرات اترے انہیں دیکھ کر مجھے دادا جان کی تاریخی بندوق ہی نہیں بلکہ سارے ہی خطرناک ہتھیار یاد آگئے۔
مشیر اعظم ازمیر سے ملتے ہوئے انجوائے کرتے ہوئے ہماری ”غلط فہمی“ سے اسے آگاہ کر رہا تھا۔
انہیں اندر بھیج کر وہ میری طرف پلٹا تو میں نے فوراً ”اپنی صفائی دینا اسٹارٹ کر دی۔
”غلطی تمہاری ہے میرو۔ تم بتا دیتے کہ یہ وزیراعظم ہیں مگر نواز شریف نہیں ہیں۔“
”تو میں نے یہ کب کہا تھا کہ یہ وزیراعظم ہونے کے ساتھ نواز شریف بھی ہے؟“
اس نے دانت کچکچائے۔ دو قدم آگے بڑھائے اور میں نے چار پیچھے...
”اوفوہ... میرو! تم بھی نا...“ میں ٹھنکی۔ ”کتنی بار کہا ہے ایسے منگیتروں کی طرح گھما پھرا کے معموں میں باتیں نہ کیا کرو میرے ساتھ۔ میں خوامخواہ الجھ جاتی ہوں۔“ ساتھ ہی تیزی سے پلکیں بھی جھپکائیں۔ میرے خیال میں اس طرح میں بہت معصوم لگتی ہوں۔
مگر میرے اس ڈائیلاگ کو سن کر پہلے حیرت سے اس کا منہ کھلا اور پھر وہ دانت پیس کر میری طرف لپکا۔
”بچاؤ...“ میں نعرہ مار کر پیچھے کی طرف بھاگی اور پھر اپنے کمرے میں آ کے ہی دم لیا۔ جہاں بیر بہوٹی بنی ماہین چشماٹو سر پہ دوپٹہ لیے شرما شرما کر سب کو اصلیت بتانے کے بعد فائقہ سے ”قبول ہے قبول ہے“ کا طریقہ سیکھ رہی تھی۔ مجھے گھور کے بولی۔
”اور یہ... اس کی منگنی ہو گئی نا خود کی۔ یہ تو چاہتی ہی نہیں کہ ہم میں سے کسی کی نیا پار لگے۔ ہنہ... ڈرامہ کوئین...“
میں ہاتھ سے لعنت کا اشارہ کر کے رہ گئی۔
سوٹ اور نگینوں والا سیٹ بھی گیا اور ازمیرٹ کی تلوار بھی سر پہ لٹک رہی ہے... قارئین دعا کیجیے گا۔
ادھر ماہین چشماٹو کی منگنی کا ایک عدد فنکشن ڈسکس ہو رہا ہے۔ فی الحال تو سب کچھ بھول کے ہم اس کی تیاری میں مگن ہیں۔ مگر میں نے سوچ لیا ہے رات کو ان سب کمینیوں کے سو جانے کے بعد اپنی فیس بک فرینڈ ”مشعال خانم“ سے ضرور ازمیرٹ کو پٹانے کے طریقے دریافت کروں گی۔ سنا ہے اس کا منگیتر بھی ازمیرٹ کم اور ”اکڑوٹ“ زیادہ ہے۔

☼